اگر مذی خارج ہوجائے تو اسے دھوئے بغیر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی نمبر: Nor-12693

تاریخ اجراء: 02 رجب المرجب 1444ھ / 25 جنوری 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مذی خارج ہو تو اسے دھوئے بغیر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مذی نجس اور نواقضِ وضو میں سے ہے، بدن یا کپڑوں کے جس حصے پر مذی کے قطرے لگیں وہ حصہ بھی ناپاک ہو گا۔ نیز طہارت نماز کی بنیادی شرائط میں سے ایک شرط ہے بغیر طہارت کے نماز سرے سے ادا ہی نہیں ہوتی، بلکہ بعض صورتوں میں بغیر طہارت نماز پڑھنے کو فقہاء نے کفر بھی قرار دیا ہے۔

اگر کسی شخص نے مذی خارج ہونے کے بعد وضو تو کر لیا مگر اس مذی کو صاف نہ کیا تو اب اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر مذی جسم یا کپڑے پر ایک درہم کی مقدار سے بھی زائد لگی ہو تو اس صورت میں نماز ہی نہیں ہو گی، اگر درہم کے برابر لگی ہو تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہو گی، ان دونوں صورتوں میں اسے دھوئے بغیر جان بوجھ کر اسی حالت میں نماز پڑھنے والا شخص گنہگار بھی ہو گا۔ ہاں! اگر درہم کی مقدار سے کم لگی ہو تو نماز ہو جائے گی لیکن اس نجاست کو صاف کر کے ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا بہتر ہے۔

مذی کے نجس اور نواقضِ وضو ہونے سے متعلق بدائع الصنائع میں مذکور ہے: **"ان بعض الانجاس یوجب الوضوء، وھو المذی،** والودی، ودم الاستحاضۃ۔" **یعنی بعض وہ نجاستیں ہیں جو وضو کو واجب کرتی ہیں جیسے مذی،** ودی اور استحاضہ کا خون۔ (بدائع الصنائع، کتاب الطھارۃ، ج01، ص105، دار الحدیث، القاھرۃ، ملخصاً)

بہارِ شریعت میں ہے: "پاخانہ، پیشاب، وَدِی، **مَذِی**، مَنی، کیڑا، پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں وُضو جاتا رہے گا۔" (بہار شریعت، ج01، ص303، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ مزید ایک دوسرے مقام پر نقل فرماتے ہیں: "انسان کے بدن سے جو

ایسی چیز نکلے کہ اس سے غُسل یاوُضو واجب ہو نَجاستِ غلیظہ ہے، جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتاخون، پیپ، بھر مونھ قے، حَیض ونِفاس واِستحاضہ کاخون، مَنی، مَذی، وَدی۔" (بہارشریعت، ج01، ص390، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نماز کی بنیادی شرط طہارت ہے۔ جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے: "(أما) شرائط أركان الصلاة: (فمنها) الطهارة بنوعيها من الحقيقية والحكمية۔۔۔ والطهارة الحكمية هي طهارة أعضاء الوضوء عن الحدث، وطهارة جميع الأعضاء الظاهرة عن الجنابة۔" ترجمہ: "بہر حال نماز کی شرائط میں سے ایک شرط طہارتِ حقیقیہ اور حکمیہ کا حاصل ہونا ہے۔۔۔ طہارتِ حکمیہ سے مراد اعضائے وضو کا حدث اور تمام ظاہری اعضاء کا جنابت سے پاک ہونا ہے۔" (بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، فصل فی شرائط أرکان الصلاۃ، ج01، ص368، دار الحدیث، القاہرۃ، ملتقطاً)

طہارت کے بغیر اصلاً ہی نماز ادا نہیں ہوتی۔ جیسا کہ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی میں ہے: "الحدث فی الشرع ما یوجب الغسل او الوضوء۔۔۔ اما **الطھارۃ من الحدث قدمھا لکونھا اھم الشروط واکدھا حتی انہ لا تسقط بحال ولا یجوز الصلوۃ بدونھا اصلاً**" یعنی شریعت میں حدث سے مراد وہ چیز ہے جو غسل یا وضو کو واجب کر دے۔۔۔ بہر حال حدث سے پاکی حاصل ہونے کو ہم نے دیگر شرائط پر مقدم رکھا ہے کیونکہ یہ شرط دیگر شرائط سے اہم اور زیادہ تاکید والی ہے یہاں تک کہ یہ کسی بھی حالت میں ساقط نہیں ہوتی اور بغیر طہارت کے نماز اصلاً ہی جائز نہیں ہوتی۔ (غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، شرائط الصلوۃ وفرائضھا، ص13، مطبوعہ کوئٹہ، ملتقطاً)

بہارِ شریعت میں ہے: "مصلّی کے بدن کا حدث اکبر و اصغر اور نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا (نماز کی شرائط میں سے ایک شرط ہے)۔" (بہارشریعت، ج01، صفحہ476، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملخصاً)

بدن یا کپڑوں پر نجاست غلیظہ لگی ہوئی ہو تو اسے دھوئے بغیر نماز پڑھنے کے حوالے سے فتاوی عالمگیری، فتاوٰی شامی وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: "والنظم للاول" النجاسۃ ان کانت غلیظۃ وھی اکثر من قدر الدرھم فغسلھا فریضۃ والصلوۃ بھا باطلۃ وإن کانت مقدار درھم فغسلھا واجب والصلاۃ معھا جائزۃ وإن کانت أقل من الدرھم فغسلھا سنۃ" یعنی نجاست اگر غلیظہ ہو اور وہ ایک درہم سے زائد ہو، تو اس کو دھونا ضروری ہے اور اسی حالت میں نماز پڑھنا باطل ہے، اور اگر وہ نجاست درہم کی مقدار ہو تو اسے دھونا واجب ہے دھوئے بغیر پڑھی گئی نماز ادا ہو جائے گی اور اگر درہم سے کم ہو تو اسے دھونا سنت ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الطھارۃ، ج01، ص58، مطبوعہ پشاور)

بہار شریعت میں ہے:"نجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کئے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا، اگر بہ نیت استخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہوئی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے، اور قصداً پڑھی تو گناہگار بھی ہوا، اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہوگئی ، مگر خلاف سنت ہوئی اور اس کا اعادہ بہتر ہے"(بہارشریعت، ج01،ص389، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی فیض الرسول میں ہے:"اگر کسی کپڑے میں ایک درہم سے زیادہ پیشاب یا منی لگ جائے، تو اسے پہن کر نماز پڑھنے سے بالکل نماز نہیں ہوگی۔"(فتاوی فیض الرسول، ج01، ص173، شبیر برادرز، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
DARUL IFTA AHLESUNNAT
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net